سورة المائدة

آیات ٦٥ - ٧٢

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ
جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ
مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ
مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ
اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ
يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٧﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ
الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَىْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَاۤ اُنْزِلَ
اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ
طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
الَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ
عَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٩﴾

لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا
جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَ فَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ۗ
۝٧٠ وَ حَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَ صَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَ
صَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝٧١

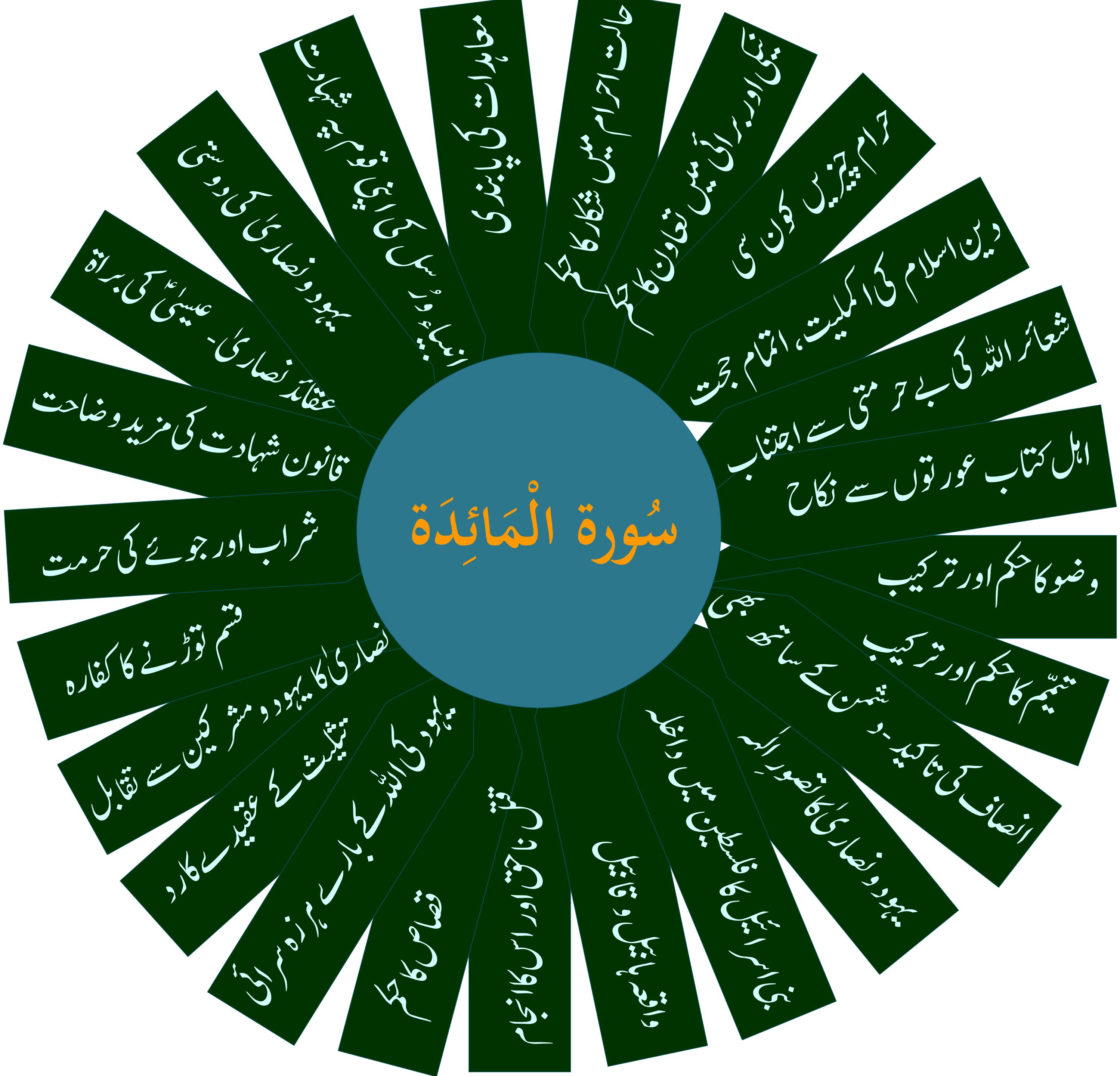
سُورة الْمَائِدَة
معاہدات کی پابندی
حالت احرام میں شکار کا حکم
نیکی اور برائی میں تعاون کا حکم
حرام چیزیں کون سی
دین اسلام کی اکملیت، اتمام حجت
شعائر اللہ کی بے حرمتی سے اجتناب
اہل کتاب عورتوں سے نکاح
وضو کا حکم اور ترکیب
تیمّم کا حکم اور ترکیب
انصاف کی تاکید۔ دشمن کے ساتھ بھی
یہود و نصاریٰ کا تصورِ الٰہ
بنی اسرائیل کا فلسطین میں داخلہ
واقعہ ہابیل و قابیل
قتل ناحق اور اس کا انجام
قصاص کا حکم
یہود کی اللہ کے بارے ہرزہ سرائی
تثلیث کے عقیدے کا رد
نصاریٰ کا یہود و مشرکین سے تقابل
قسم توڑنے کا کفارہ
شراب اور جوئے کی حرمت
قانون شہادت کی مزید وضاحت
عقائد نصاریٰ۔ عیسیٰؑ کی براۃ
یہود و نصاریٰ کی دوستی
انبیاءؑ اور رسل کی اپنی قوم پہ پیشیاں

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٦٥﴾

وَلَوْ اَنَّ - اور اگر یہ کہ

اَهْلَ الْكِتٰبِ - اہل کتاب

اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا - ایمان لائیں اور تقوی اختیار کریں

لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ - تو یقیناً ہم دور کر دیں گے ان سے

سَيِّاٰتِهِمْ - ان کی برائیوں کو

وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ - اور ہم داخل کریں گے ان کو

جَنّٰتِ النَّعِيْمِ - نعمتوں کے باغات میں

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ
لَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٦٥﴾

اگر (اِس سرکشی کے بجائے) یہ اہل کتاب ایمان لے آتے اور خدا ترسی کی روش اختیار کرتے تو ہم اِن کی برائیاں اِن سے دور کر دیتے اور ان کو نعمت بھری جنتوں میں پہنچاتے

If only the People of the Book had believed and been righteous, We should indeed have blotted out their iniquities and admitted them to gardens of bliss.

محمد اقبال

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٦٥﴾

اللہ تعالیٰ کے انعامات کا سبب - ایمان اور تقویٰ

- اہل کتاب کی روش۔ مسلسل نافرمانی اور کج روی کی روش، ایسے میں وہ کیونکر اللہ کی رحمت اور اس کے فضل کے حق دار ہو سکتے ہیں؟
- یہ اللہ کی عنایت ہے کہ وہ ان کو ایک آخری موقع دے رہا ہے نافرمانی کی زندگی ترک کر کے اطاعت زندگی اختیار کرنے کا۔ اس کے لیے انہیں کیا کرنا پڑے گا؟
- وہ اس رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لے آئیں، تقویٰ کی زندگی اختیار کریں، اپنے آپ کو پوری طرح امت اسلامیہ کا حصہ بنا دیں اور اپنے بڑائی اور عظمت کے دعوؤں سے دستبردار ہو کر اپنے آپ کو مکمل طور پر اللہ کی اطاعت میں دے دیں
- وہ ایسا کریں گے تو اللہ کا وعدہ ہے کی وہ ان سے ان کے گناہ جھاڑ دیں گے اور ان کو نعمت کے باغوں میں داخل کریں گے۔

(یہاں ایمان لانے سے مراد رسولؐ پر ایمان لانا ہے۔ باقی ایمانیات تو ان کے عقیدے کا جز)

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ

وَلَوْ اَنَّهُمْ - اور اگر یہ کہ وہ لوگ

اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ - قائم کرتے تورات کو

اقامت – کسی چیز کو اس طرح وجود میں لانا کہ اس کے وجود کے تمام تقاضے پورے ہو جائیں

وَ الْاِنْجِيْلَ - اور انجیل کو

وَ مَآ اُنْزِلَ - اور اس کو جو نازل کیا گیا

اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ - ان کی طرف ان کے رب (کی طرف) سے

لَاَكَلُوْا - تو یقیناً وہ کھاتے

مِنْ فَوْقِهِمْ - اپنے اوپر سے

وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ۭ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَاۗءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ؀٦٦

وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ - اور اپنے پیروں کے نیچے سے

مِنْهُمْ اُمَّةٌ - ان میں ایک گروہ

مُّقْتَصِدَةٌ - میانہ رو ہے (ق ص د)

اِقْتَصَدَ يَقْتَصِدُ ، اقْتِصَادًا (VIII)

درمیانہ راستہ اختیار کرنا

اس مادے کے اضافی معنی ۔ قصد کرنا، اعتدال، انصاف کرنا وغیرہ

اردو میں : قصد، مقصد، مقصود، قصیدہ، قاصد، اقتصاد، اقتصادیات

وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ - اور اکثر ان میں

سَاۗءَ - برا ہے

مَا يَعْمَلُوْنَ - جو وہ کرتے ہیں

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا
مِنْ فَوْقِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَ كَثِيْرٌ
مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ۠ ﴿۶۶﴾

اگر انہوں نے توراۃ اور انجیل اور اُن دوسری کتابوں کو قائم کیا ہوتا جو اِن کے رب کی طرف سے اِن کے پاس بھیجی گئی تھیں تو اُن کے لیے اوپر سے رزق برستا اور نیچے سے ابلتا اگرچہ اِن میں کچھ لوگ راست رو بھی ہیں لیکن ان کی اکثریت سخت بد عمل ہے

If only they had stood fast by the Law, the Gospel, and all the revelation that was sent to them from their Lord, they would have enjoyed happiness from every side. There is from among them a party on the right course: but many of them follow a course that is evil.

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ

اسلامی نظام کے نفاذ کی دنیاوی برکات

- بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنے فیصلے تورات کے مطابق کریں اور اللہ کی کتاب کے کے مطابق (بھیجے ہوئے) نظام کو نافذ کریں (بائیبل کی کتاب احبار باب ۲۶) اور استثناء باب ۲۸)
- تاکہ اسی نظام کا چال چلن ہو، اسی کا بول بالا ہو، اور اللہ کا کلمہ سر بلند ہو
- وہ ایسا کریں گے تو رزق ان کے اوپر سے بھی برسے گا اور نیچے سے بھی ابلے گا۔ یعنی آسمان کی برکتوں کے دروازے بھی کھل جائیں گے اور زمین اپنے خزانے اگلنا شروع کر دے گی
- اللہ کا نظام، عدل کا نظام ہے جسے اگر معاشرے میں نافذ کر دیا جائے تو امن و آشتی کی فضا میں آبی وسائل سے استفادے، زمین کی آبادی، پیداوار میں وسعت، رزق میں فراوانی اور تقسیم دولت میں عدل و انصاف سے دنیاوی زندگی نعمتوں اور رحمتوں سے مالامال ہو سکتی ہے ۔اس زمین اور کائنات کے تمام وسائل اللہ تعالیٰ کی دسترس میں، وہ جب چاہے ان وسائل کا رخ کسی خاص خطے میں رہنے والے لوگوں کی طرف کر دے

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ

- یہ دو آیات اپنے اندر اسلامی تصور حیات کا ایک عظیم اصول لیے ہوئے ہیں اور ان میں انسانی زندگی کی ایک اساسی حقیقت کا اظہار ہوتا ہے
- ان آیات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلامی عبادات اور اس دنیا کی سرگرمیاں مثلاً پیداواری عمل ، تقسیم دولت اور انتظامیہ اور عدلیہ کے کام اور اللہ کے نظام کے قیام کے سلسلے میں اقدام ودفاع وغیرہ کوئی علیحدہ چیز نہیں ہے
- ایمان،خدا ترسی اور تقوی بھی اس اسلامی نظام کا ایک حصہ ہیں جس طرح کا حصہ دوسرے امور حیات ہیں- یہی وہ تصور حیات ہے جس کے مطابق ایمان اور تقوی اس دنیا میں فراوانی رزق اور کثرت پیداوار کا باعث بنتے ہیں
- وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ- 7/96
- مسلمان امت کے لیے اس آیت کا سبق کیا ہے ؟
- .. اگرانہوں نے قرآن کو قائم کیا ہوتا تو ہم زمین اور آسمان ....

يَآاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ

يَآاَيُّهَا الرَّسُوْلُ - اے رسولؐ

بَلِّغْ - آپ پہنچا دیں

مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ - جو نازل کیا گیا آپ کی طرف

مِنْ رَّبِّكَ - آپ کے رب کی طرف سے

وَاِنْ - اور اگر

لَّمْ تَفْعَلْ - نہیں کیا آپ نے یہ

فَمَا بَلَّغْتَ - تو آپ نے نہیں پہنچایا

رِسَالَتَهٗ - اس کے پیغام کو

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٧﴾

وَاللّٰهُ - اور اللہ تعالیٰ

يَعْصِمُكَ - بچائے گا آپ کو (ع ص م)

عَصَمَ يَعْصِمُ ، عَصْمًا وعِصْمَةً
محفوظ رکھنا، بچانا، دفاع کرنا، تھام لینا

اردو میں : عاصم (بچانے والا)، عصمت (عقدِ نکاح.... عزت)، معصوم، اعتصام

مِنَ النَّاسِ - لوگوں سے

اِنَّ اللّٰهَ - بے شک اللہ تعالیٰ

لَا يَهْدِى - نہیں ہدایت دیتا

الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ - کافر قوم کو

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا
بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ۭ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٧﴾

اے پیغمبرؐ ! جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے وہ
لوگوں تک پہنچا دو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اس کی پیغمبری کا حق ادا نہ کیا اللہ تم
کو لوگوں کے شر سے بچانے والا ہے یقین رکھو کہ وہ کافروں کو (تمہارے
مقابلہ میں) کامیابی کی راہ ہرگز نہ دکھائے گا

O Messenger! proclaim the (message) which hath been sent to thee from thy Lord. If thou didst not, thou wouldst not have fulfilled and proclaimed His mission. And Allah will defend thee from men (who mean mischief). For Allah guides not those who reject Faith.

محمد اقبال

يَآاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ

- آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تاکید کہ ان اہل کتاب کی تم مطلق پروانہ کرو جو اپنی برتری اور پیشوائی کے گھمنڈ میں سرمست ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی ان کا یہ مقام و مرتبہ تسلیم کرو
- بحیثیت رسول آپ پر جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے آپ کسی مصلحت یا رعایت کے بغیر اور کسی کی ملامت کی پروا کیے بغیر آگے پہنچا دیں
- اگر اس کے سبب وہ آپ کے دشمن ہو جاتے ہیں تو ہو جائیں آپ اس کی پروانہ کریں اللہ آپ کی حفاظت فرمائے گا اور آپ کے خلاف ان کی کوئی چال کو کامیاب نہ ہو گی
- یہاں آپؐ کو رسول کہہ کر خطاب کرنا بہت معنویت کا حامل ہے۔ یعنی آپ کی حیثیت نہ تو ایک ناصح... کی ہے اور نہ آپ کی حیثیت صرف ایک مصلح... کی ہے بلکہ فرمایا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور رسول کی اصل حیثیت یہ ہے کہ وہ اللہ کے کلام اور اس کے پیغام کو بندوں تک بلا کم وکاست پہنچاتا ہے' اس کے سامنے چاہے مخالفت کے پہاڑ کیوں نہ کھڑے ہوں اور چاہے نامساعد حالات کی وجہ سے امید کی کوئی کرن دکھائی نہ دیتی ہو اسے پھر بھی اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچانا ہوتا ہے

قُلْ يَاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ط

قُلْ يَاَهْلَ الْكِتٰبِ - آپ کہہ دیجئے اے اہل کتاب

لَسْتُمْ - نہیں ہو تم (لَيْسَ تُمْ)

عَلٰى شَيْءٍ - کسی چیز پر

حَتّٰى تُقِيْمُوا - یہاں تک کہ تم قائم کرو

التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ - تورات اور انجیل کو

وَ مَآ اُنْزِلَ - اور اس کو جو نازل کیا گیا

اِلَيْكُمْ - تمہاری طرف

مِّنْ رَّبِّكُمْ - تمہارے رب کی طرف سے

وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾

وَلَيَزِيْدَنَّ - اور لازماً وہ زیادہ کرے گا

كَثِيْرًا مِّنْهُمْ - اکثر لوگوں کو ان میں سے

مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ - وہ جو نازل کیا گیا آپ کی طرف

مِنْ رَّبِّكَ - آپ کے رب کی طرف سے

طُغْيَانًا وَّكُفْرًا - بلحاظ سرکشی اور کفر کے

فَلَا تَاْسَ - پس آپ افسوس نہ کریں (ا س و)

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ - کافر قوم پر

أَسَا يَأْسُو ، أَسْوًا
دلاسہ دینا، غم ک دور کرنا

(لا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ)

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ
اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ
طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾

صاف کہہ دو کہ "اے اہل کتاب ! تم ہر گز کسی اصل پر نہیں ہو جب تک کہ توراۃ اور انجیل اور اُن دوسری کتابوں کو قائم نہ کرو جو تمہارے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہیں" ضرور ہے کہ یہ فرمان جو تم پر نازل کیا گیا ہے ان میں سے اکثر کی سر کشی اور انکار کو اور زیادہ بڑھا دے گا مگر انکار کرنے والوں کے حال پر کچھ افسوس نہ کرو

Say: "O People of the Book! ye have no ground to stand upon unless ye stand fast by the Law, the Gospel, and all the revelation that has come to you from your Lord." It is the revelation that cometh to thee from thy Lord, that increaseth in most of them their obstinate rebellion and blasphemy. But sorrow thou not over (these) people without Faith.

قُلۡ یٰۤاَهۡلَ الۡکِتٰبِ لَسۡتُمۡ عَلٰی شَیۡءٍ حَتّٰی تُقِیۡمُوا التَّوۡرٰىةَ وَ الۡاِنۡجِیۡلَ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکُمۡ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ ؕ

شہادتِ حق کے منصب پر فائز امت کا اصل کام

- اللہ کی طرف سے اس کے پیغام کو دنیا کے لوگوں تک پہنچانے کے منصب سے یہ زعم نہ ہونا چاہیئے کہ اب ہم اللہ کے چہیتے ہوگئے ہیں، خواہ ہم کچھ بھی کرلیں، ہمیں کچھ نہ ہوگا
- بنی اسرائیل کی اسی ذہنیت کی بنا پر وہ شریعت کی پابندیوں سے یکسر غافل ہوگئے، ان میں احساسِ تفاخر، سرکشی، گناہوں پر دیدہ دلیری اور اصرار . . . جیسی برائیوں میں پڑ کر ایمان و عمل سے تہی دامن ہوگئے
- ان بتایا گیا کہ **تمہارا اصل کام یہ تھا** کہ تم تورات اور انجیل اور اس چیز کو جو تمہاری طرف تمہارے رب کی جانب سے اتاری گئی، اسے قائم کرتے، زندگی کے معاملات و مسائل سے عملاً ان کا ربط قائم کرتے، زندگی کے تمام شعبوں میں اس کی حاکمیت کو بروئے کار لاتے، انفرادی اور اجتماعی زندگی انہی کی راہنمائی میں دیتے کہ ہر دیکھنے والا محسوس کرتا کہ زندگی کے ہر شعبے پر صرف ان کتابوں کی راہنمائی کی چھاپ کے سوا اور کچھ نہیں

قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لَسۡتُمۡ عَلٰى شَىۡءٍ حَتّٰى تُقِيۡمُوا التَّوۡرٰٮةَ وَالۡاِنۡجِيۡلَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكُمۡ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ ؕ

- اس آیت میں تورات وانجیل کو قائم کرنے کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کو قائم کرنے کا بھی حکم - لیکن اس کی تعبیر بجائے لفظ قرآن کے مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكُمۡ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ کے الفاظ سے
- اس لحاظ سے گویا یہ آیت پکار رہی ہے کہ قرآن کے ماننے والو ! تمہاری کوئی حیثیت نہیں.. اگر تم اس قرآن کو قائم نہ کرو اور اس کے ساتھ جو کچھ مزید تم پر تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔
- اس کام کے نہ کرنے پہ بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کی گرفت اور غضب کا معاملے پہ غور کریں ۔اللہ تعالیٰ کی کتاب، اس کی شریعت، اس کے دین اور نظام کو پسِ پشت ڈال دینا، اسے معاشرے میں قائم نہ کرنا، اس بلند تر نظام کے طور پہ نہ اپنانا اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے
- یہ بات ایک عظیم سانحے سے کم نہیں کہ امت نے بحیثیتِ مجموعی یہ محو ہی کر دیا کہ ان کے اوپر یہ اللہ کی طرف سے عاید کردہ ایک فریضہ ہے جو انہیں ادا کرنا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الصّٰبِـُٔوْنَ وَ النَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - بیشک جو لوگ ایمان لائے

وَ الَّذِيْنَ هَادُوْا - اور جو یہودی ہوئے

وَ الصّٰبِـُٔوْنَ وَ النَّصٰرٰى - اور صابی اور نصرانی ہوئے

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ - (ان میں سے) جو ایمان لایا اللہ پر

وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ - اور آخرت کے دن

وَعَمِلَ صَالِحًا - اور اس نے عمل کیے اچھے

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ - تو کوئی خوف نہیں ان پر

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ - اور نہ وہ غمگین ہوں گے

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئُونَ وَالنَّصَارَىٰ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ٦٩

بے شک وہ لوگ جو مسلمان ہوں یا یہودی، صابی ہوں یا عیسائی، جو بھی
اللہ اور روز آخر پر ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا بے شک اس کے لیے
نہ کسی خوف کا مقام ہے نہ رنج کا

Those who believe (in the Qur'an), those who follow the Jewish (scriptures), and the Sabians and the Christians,- any who believe in Allah and the Last Day, and work righteousness,- on them shall be no fear, nor shall they grieve.

محمد اقبال

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ الَّذِیۡنَ ھَادُوۡا وَ الصّٰبِـُٔوۡنَ وَ النَّصٰرٰی مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا

نسبی اور گروہی نسبتیں

- اس آیت میں چار مذہبی گروہوں، مومن (مسلمان) یہودی، نصاریٰ اور صابیوں کا ذکر
- ان سب کا ذکر یہاں صرف ایک گروہ کے طور پر کرنا مقصود ہے۔
- صابئین کا ذکر جس انداز سے فرمایا ہے اس سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ یہ لوگ ابتداً دین حق پر تھے، بعد میں بدعتوں اور گمراہیوں میں مبتلا ہو گئے
- اہل کتاب اور مسلمانوں کو بتایا جارہا ہے کہ مذہبی اور گروہی نسبتیں نجات کا ذریعہ نہیں بن سکتیں، اللہ کے ہاں جو چیز قدر و قیمت کی حامل ہے وہ صرف ایمان و عمل کا سرمایہ ہے
- خصوصی روئے سخن ، اہل کتاب کی طرف- کہ تم نے آج تک صرف اپنے خاندانی نسب اور گروہی نسبت کو سب کچھ سمجھ کر اپنی دنیا اور آخرت برباد کی ہے، اس لیے اب تمہیں اپنی اس گمراہی سے تائب ہو کر راہ راست پر آجانا چاہیے

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئُونَ وَالنَّصَارَىٰ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا

وحدتِ ادیان کا باطل نظریہ

- بعض لوگوں نے اس سے یہ اخذ کرلیا کہ سابقہ امتوں کے لوگ اگر اپنے اپنے صحیفوں اور اپنی مذہبی تفصیلات پر عمل کرتے رہیں تو ان کی نجات کے لیے کافی ہے۔ رسولوں پر ایمان لانا اور بالخصوص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا، کوئی ضروری نہیں۔
- ماضی میں ہندوستان میں دین الٰہی کا فتنہ اسی کی بنیاد پر کھڑا ہوا اور اس دور میں الحاد اور سیکولرزم اسی کے لبادے میں دین اسلام کی جڑیں کاٹنے میں مصروف
- حالانکہ کلام خود بول رہا ہے، اہلِ کتاب مخاطب ہیں کہ تم اب تباہی (عصبیتوں) کے راستے کو چھوڑ کر ایمان لے آؤ (اس ہدایت پر جو یہ رسولؐ لے کے آئے ہیں)

☜ اگر کسی بھی مذہب کو مان لیا جائے اور وہی نجات کے لیے کافی ہے تو اللہ بار بار انبیاء ورسل کو کیوں بھیجتا رہا؟

☜ اگر رسولؐ پر ایمان ضروری نہیں تو آپؐ کو کیوں بھیجا گیا، قرآن کیوں اتارا گیا ....

وحدتِ ادیان کا باطل نظریہ

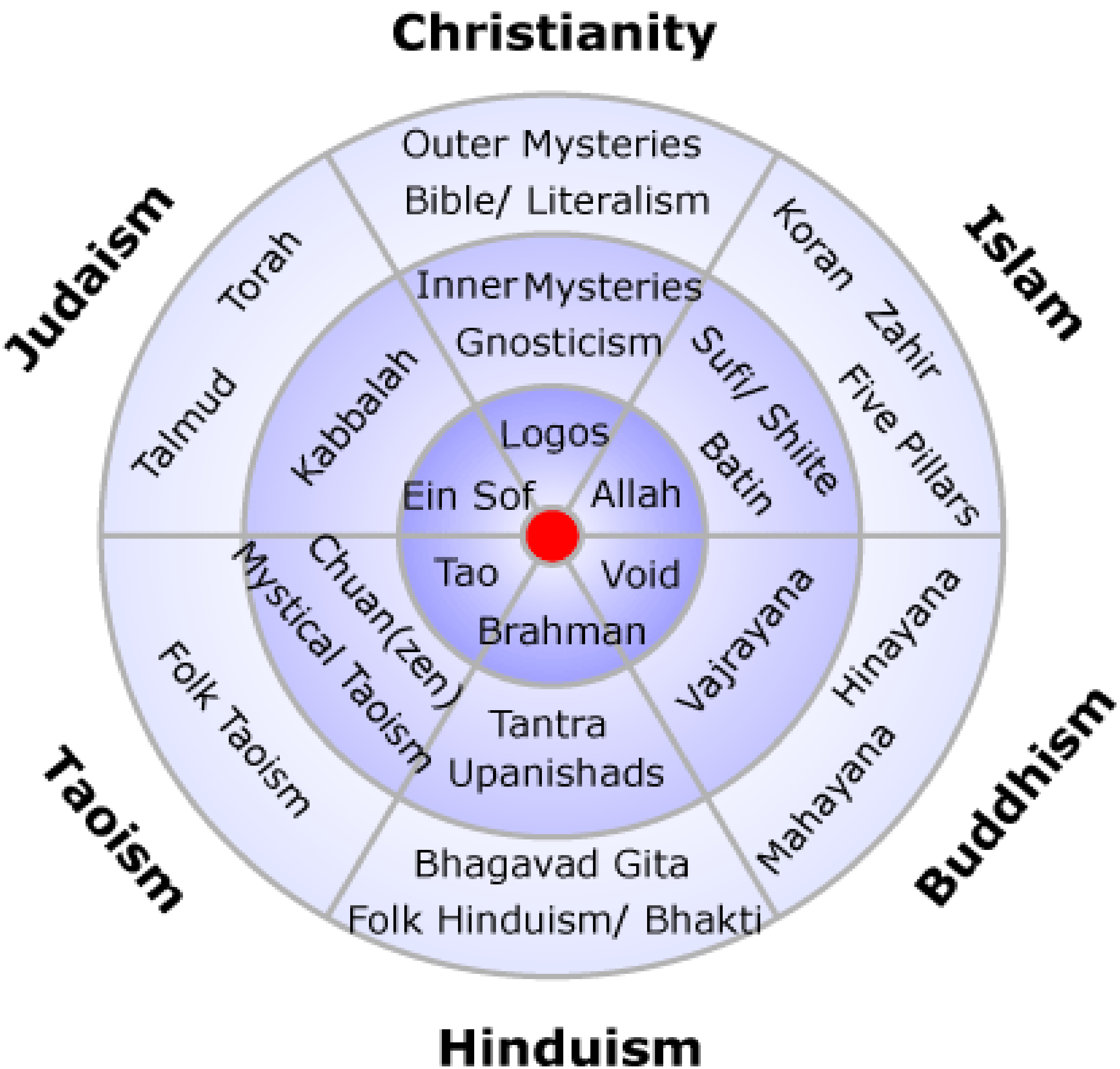

The ultimate destiny of all the Worlds Religions is to be finally reconciled with one another and unified into a single whole

لَقَدۡ اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ وَ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡهِمۡ رُسُلًا ؕ کُلَّمَا جَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌۢ بِمَا لَا تَهۡوٰۤی اَنۡفُسُهُمۡ

لَقَدۡ اَخَذۡنَا - یقیناً ہم لے چکے ہیں

مِیۡثَاقَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ - بنی اسرائیل کا پختہ عہد

وَ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡهِمۡ رُسُلًا - اور ہم بھیج چکے ہیں ان کی طرف رسول

کُلَّمَا جَآءَهُمۡ - جب بھی آیا ان کے پاس

رَسُوۡلٌۢ بِمَا - کوئی رسول اس کے ساتھ جو

لَا تَهۡوٰۤی اَنۡفُسُهُمۡ - پسند نہیں کرتے تھے ان کے دل

فَرِیۡقًا کَذَّبُوۡا - تو ایک فریق کو انھوں نے جھٹلایا

وَ فَرِیۡقًا یَّقۡتُلُوۡنَ - اور ایک فریق کو وہ قتل کرتے ہیں

هوَى يَهوِي ، هَوِيًّا وهَوَاءً

.. مائل ہونا

لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ رُسُلًا ۖ كُلَّمَا جَاءَ
هُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيقًا كَذَّبُوا وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ ﴿٧٠﴾

ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا اور اُن کی طرف بہت سے رسول بھیجے، مگر جب کبھی ان کے پاس کوئی رسول اُن کی خواہشاتِ نفس کے خلاف کچھ لے کر آیا تو کسی کو انہوں نے جھٹلایا اور کسی کو قتل کر دیا

We took the covenant of the Children of Israel and sent them messengers, every time, there came to them a messenger with what they themselves desired not - some (of these) they called impostors, and some they (go so far as to) slay.

لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ

- اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے شریعت کی پاسداری، احکام خداوندی کے نفاذ اور عدل اجتماعی کے قیام کا جو عہد و میثاق لیا گیا تھا، جب انھوں نے اس میں کمزوری اختیار کی تو اللہ نے اس کی یاد دہانی اور ان کی اصلاح کے لیے رسول اور انبیاء و مصلحین بھیجے
- یہ لوگ اپنی سرکشی اور خواہشات نفس کے اس حد تک اسیر ہو چکے تھے کہ اللہ کی طرف سے آنے والے نبیوں کی ہدایات کو قبول کرنے کے لیے ہرگز تیار نہ تھے۔ حتیٰ کہ ان میں سے کئی ایک کو قتل تک کر دیا
- اس وقت مادیت کی ہوس، مغرب کی چکا چوندا، دین سے دوری اور کسی حد تک اس سے عناد نے امتِ مسلمہ کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے
- ہر جگہ دینی قوتیں اور اصلاح کا عمل کرنے والوں کے ساتھ وہی سلوک کیا جا رہا ہے جو بنی اسرائیل نے اپنے مصلحین کے ساتھ کیا اور جو مرنے والی قوموں کا خاصہ رہا ہے

وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَ صَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَ صَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ

وَحَسِبُوْٓا - اور انھوں نے گمان کیا

اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ - کہ نہیں ہوگی کوئی خرابی

فَعَمُوْا وَ صَمُّوْا - پس وہ اندھے ہوئے اور بہرے ہوئے

ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ - متوجہ ہوا اللہ ان پر

ثُمَّ عَمُوْا وَ صَمُّوْا - پھر وہ اندھے ہوگئے اور بہرے ہوگئے

كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ - اکثر ان میں سے

وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ - اور اللہ خوب دیکھنے والا ہے

بِمَا يَعْمَلُوْنَ - اس کو جو وہ لوگ کرتے ہیں

صُمٌّ بُكْمٌ عُمْ
بہرہ، گونگا، اندھا

وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ
عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٧١﴾

اور اپنے نزدیک یہ سمجھے کہ کوئی فتنہ رونما نہ ہوگا، اس لیے اندھے اور
بہرے بن گئے پھر اللہ نے اُنہیں معاف کیا تو اُن میں سے اکثر لوگ اور
زیادہ اندھے اور بہرے بنتے چلے گئے اللہ اُن کی یہ سب حرکات دیکھتا رہا ہے

They thought there would be no trial (or punishment); so they became blind and deaf; yet Allah (in mercy) turned to them; yet again many of them became blind and deaf. But Allah sees well all that they do.

وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ۭ

بنی اسرائیل کے سدھرنے کا آخری موقع

- بنی اسرائیل نے رسولوں کی تکذیب اور ان کے قتل کے بڑے بڑے جرائم کیے
- وہ اللہ کے دین کی طرف سے اپنی ذمہ داریوں کی جانب سے رسولوں کی تبلیغ و دعوت کے حوالے سے گویا کہ وہ اندھے اور بہرے بنے رہے
- حق سے اس اعراض کی وجہ سے ان پر بلا نازل ہوئی۔ پہلی مرتبہ اللہ تعالیٰ نے بخت نصر کو ان پر مسلط کر دیا، جس نے ان کے ہیکل کو جلا ڈالا، ان کے اموال لوٹے اور ان کی اکثریت کو غلام اور لونڈی بنا کر بابل لے گیا
- پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں بخت نصر کی غلامی سے نجات دی اور انھوں نے اپنی حالت سدھاری اور کچھ عرصہ کے لیے ٹھیک رہے
- وقت گزرنے کے ساتھ ان کی دینی حالت بگڑتی گئی، یہاں تک کہ اللہ نے عیسیٰؑ کو مبعوث کیا تو وہ حق کو قبول کرنے سے پھر اندھے، بہرے ہوگئے اور انھیں قتل کرنے کی سازش کی

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ - یقینا کفر کر چکے وہ لوگ جنھوں نے

قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ - کہا بیشک اللہ

هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ - ہی مسیح ہے جو مریم کا بیٹا ہے

وَقَالَ الْمَسِيْحُ - حالانکہ کہا مسیحؑ نے

يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ - اے بنی اسرائیل

اعْبُدُوا اللّٰهَ - تم بندگی کرو اللہ کی

رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ - جو میرا رب ہے اور تمہارا رب ہے

اِنَّهٗ مَنۡ يُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِ الۡجَـنَّةَ وَمَاۡوٰٮهُ النَّارُ‌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ﴿۷۲﴾

اِنَّهٗ مَنۡ - بیشک وہ جو

يُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ - شرک کرتا ہے اللہ کے ساتھ

فَقَدۡ حَرَّمَ اللّٰهُ - تو حرام کرچکا ہے اللہ

عَلَيۡهِ الۡجَـنَّةَ - اس پر جنت

وَمَاۡوٰٮهُ النَّارُ - اور اس کا ٹھکانہ آگ ہے

وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ - اور نہیں ہے ظالموں کے لیے

مِنۡ اَنۡصَارٍ - کسی قسم کا کوئی مددگار

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ وَقَالَ الْمَسِيْحُ
يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ
حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٧٢﴾

یقیناً کفر کیا اُن لوگوں نے جنھوں نے کہا کہ اللہ مسیح ابن مریم ہی ہے حالانکہ
مسیح نے کہا تھا کہ "اے بنی اسرائیل ! اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب بھی ہے اور
تمہارا رب بھی" جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھیرایا اُس پر اللہ نے
جنت حرام کر دی اور اُس کا ٹھکانا جہنم ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں

They do blaspheme who say: "Allah is Christ the son of Mary." But said Christ: "O Children of Israel! worship Allah, my Lord and your Lord." Whoever joins other gods with Allah,- Allah will forbid him the garden, and the Fire will be his abode. There will for the wrong-doers be no one to help.

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ

نصاریٰ کا جرم (حلول God incarnate کا عقیدہ)

- نصاریٰ حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ قرار دیتے تھے یعنی حلول کے قائل تھے اور وہ اللہ کو اور مسیح کو ایک ہی ذات سمجھتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ اللہ مسیح میں حلول کر گیا ہے
- اس پر مسیح علیہ السلام نے فرمایا کہ دیکھو جس طرح تم رہتے سہتے، کھاتے پیتے اور جیتے جاگتے ہو اور جن اسباب سے تمہاری تربیت ہو رہی ہے بالکل اسی طرح میں بھی تربیت پا رہا ہوں اور ہم سب کا تربیت کرنے والا، یعنی پالنے والا (رب) ایک اللہ ہے
- ہر بندے کا کام یہ ہے کہ وہ اپنے رب اور اپنے اللہ کی بندگی کرے. سو میں بھی اسی کی بندگی کرتا ہوں تم بھی اسی کی بندگی کرو۔
- اس بات کو نظر انداز کرکے جو بھی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرے گا، اللہ نے ایسے شخص کے لیے جنت کو حرام کر دیا ہے۔ وہ شرک کا ارتکاب کرکے اپنے ساتھ بھی اور ذات باری تعالیٰ کے ساتھ بھی ظلم کر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کی کبھی مدد نہیں کرتا